© rasailojaraid.com

۳۰۔ طبقات، ج ۳، ص ۳۔
۳۱۔ قفطی: تاریخ الحکماء، لیپزگ، ۱۹۰۳ء، ص ۲۸۳۔
۳۲۔ الامتاع، ج ۱، ص ۲۹۔
۳۳۔ ایضاً، ص ۳۳۔
۳۴۔ ایضاً، ص ۳۵۔۳۶۔
۳۵۔ ایضاً، ج ۱، ص ۵۴۔
۳۶۔ ایضاً، ص ۷۰۔
۳۷۔ ایضاً، ج ۲، ص ۱۸۷۔
۳۸۔ ایضاً، ص ۱۸۳۔
۳۹۔ ایضاً، ج ۲، ص ۴۔۲۲۔
۴۰۔ توحیدی: الصداقۃ والصدیق، ص ۶۔
۴۱۔ ایضاً، ص ۷،
۴۲۔ ایضاً۔
۴۳۔ ایضاً، ص ۶۵۔
۴۴۔ ایضاً، ص ۷۹۔
۴۵۔ معجم، ج ۱۵، ص ۸۔
۴۶۔ البصائر والذخائر، قاہرہ ۵۴۔۱۹۵۳، ج ۱، دیکھئے مقدمہ۔
۴۷۔ ایضاً۔
۴۸۔ ایضاً، ص ۱۳
۴۹۔ ایضاً، ص ۲۰۶
۵۰۔ ایضاً، ص ۱۴۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

٥١- ايضاً ، ص ٣٩٥ -

٥٢- ايضاً ، ج ٣ ، ص ٢٩٦ -

٥٣- توحيدى : اخلاق الوزيرين ، ص ٧٨ - ٤١

٥٤- ايضاً ، ص ١٠٦

٥٥- ايضاً ، ص ١٠٧ - ٣٠٢ -

٥٦- ايضاً -

٥٧- ايضاً ، ص ٣٢١ -

٥٨- ايضاً ، ص ٣٦١ -

٥٩- ايضاً ، ص ٣٤٣ -

٦٠- ايضاً ، ص ٣١٠ -

٦١- ايضاً ، ص ٥٣٧ -

٦٢- وفيات ، ج ٣ ، ص ١٩٧ -

٦٣- الاشارات الالهية ، ص ٣٥ -

٦٤- ايضاً ، ص ٣٧ -

٦٥- ايضاً ، ص ١٠١ - ١٠٠ -

٦٦- كشف الظنون ، ج ٢ ، ص ٢٤١ -

٦٧- ڈاکٹر ابراہیم کیلانی : ابوحیان التوحیدی ، قاہرہ ١٩٣٧ ء ، ص ٣٥ - ٤٩ ۔

© rasailojaraid.com

Husain Library

لغات کی تحقیق

(۲)

مولانا حفیظ الرحمٰن واصف

(۶)

سحر صاحب لکھتے ہیں: ایک اور موقع پر انھوں نے (یعنی رشید حسن خاں نے) جہالت، رفاقت، حماقت اور حقارت کے ساتھ رقابت کا بھی عام اردو تلفظ بکسر اول بتایا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ رقابت عام طور پر بفتح اول بولا جاتا ہے ...... رواج کے بارے میں لکھا ہے کہ اردو میں رواج کو اب بکسر اول مرجح ماننا چاہیے (زبان و قواعد صفحہ ۱۰۸) میری رائے میں اب اس لفظ کا تلفظ بدل گیا ہے اور یہ زیادہ تر بفتح اول بولا جاتا ہے۔ اسی کو مرجح ماننا چاہیے۔ رقابت اور رواج کی طرح رکابت اور رذالت کی بھی یہی صورت ہے الخ (زبان و لغت صفحہ ۸)

واصف عرض کرتا ہے کہ رواج، رعایت، رذالت، جہالت، رفاقت، حماقت، حقارت یہ ساتوں لفظ اہل دہلی کے لہجے میں بکسر اول ہی فصیح ہیں۔ لغتاً باستثنائے رعایت سب بفتح اول ہیں۔ ایک لفظ نواز بالفتح ہے اس کو بعض لوگ جیم کے ساتھ رواج بولتے ہیں (یہ لفظ بھی ... سے ہے) گوشت کے اندر کی چربی کو کہتے ہیں۔ یہ اردو لفظ ہے اور بفتح اول ...

© rasailojaraid.com

ہے۔ آصفیہ میں اس کو بکسر اول غلطی سے لکھ دیا ہے۔

(۷)

سحر صاحب لکھتے ہیں۔ طمطراق بول چال میں بکسر اول و فتح سوم بھی آتا ہے اور قاعدہ کے لہجے کے مطابق ہے (زبان و لغت ص[illegible]) احقر و آصف اس لہجے کو سمجھنے سے قاصر اور ناواقف ہے۔

(۸)

ملائی پر بہت طویل بحثیں کی گئی ہیں۔ زبان و قواعد میں پندرہ صفحات اور زبان و لغت میں تین صفحے اس کی نذر ہو گئے۔ دودھ کو اونٹانے سے اوپر کی سطح پر جو موٹی سی تہ جمتی ہے اس کو ملائی کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ منڈلائی تھا۔ پھر مخفف ہو کر ملائی ہو گیا (منڈلانا اور منڈھنا کا ایک ہی ماخذ ہے) معلوم نہیں کیوں بعض حضرات نے ایک نیا لفظ ایجاد کیا جو ملائی کا مترادف ہے۔ یہ ایجاد بے ضرورت بھی تھی اور بے لطف بھی۔ کیونکہ ملائی کے معنی ہیں اوپر چھا جانے اور احاطہ کرنے والی چیز۔ بالائی میں احاطہ کا مفہوم نہیں ہے اس لحاظ سے یہ لفظ ناقص رہا۔ یہ جدید تحقیق اب میں نے اردو مصدر نامہ میں درج کر دی ہے جو انشاء اللہ طبع دوم میں آ جائے گی۔ (و آصف)

(۹)

سحر صاحب لکھتے ہیں۔ املا نامہ میں ایک جگہ اور اردو املا میں ہر جگہ مشتقات کے قاف کو مشدد لکھا گیا ہے۔ تکرار سے گمان ہوتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطی نہیں ہے۔ مشتق کے قاف پر تشدید پہلے ہی حذف ہو چکی ہے۔ جمع میں تشدید بولنے یا لکھنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ (اردو املا اور اس کی اصلاح ص[illegible])

و آصف عرض کرتا ہے یہ دلیل تو صحیح نہیں کہ چونکہ مفرد میں ے تشدید [illegible] اس لئے جمع میں بھی نہیں ہونی چاہئے۔ [illegible] کون کہتا ہے کہ مفرد میں [illegible]

© rasailojaraid.com